حافظ ذہبی فرماتے ہیں: "وہ ثقہ تھے" (تذکرۃ الحفاظ)

امام حاکم فرماتے ہیں: "وہ ثقہ و مامون تھے" (شذرات الذہب)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: "وہ اپنے مرویات میں عادل اور احادیث میں حافظ و ضابط تھے" (البدایہ والنہایہ)

زہد و ورع: زہد و ورع، صدق و دیانت، حلم و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے اور تذکرہ نویسوں نے آپ کے زہد و ورع کا اعتراف کیا ہے۔

ابن حبان فرماتے ہیں:

"وہ تدین و اتقان سے متصف تھے۔ حسن نیت اور اخلاص کا پیکر تھے۔"

وفات:

۳۰۷ھ میں موصل میں انتقال کیا۔ انتقال کے وقت عمر ۱۰۰ سال تھی۔

تصنیفات:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپ کی تین کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

معجم: یہ کتاب ترتیب شیوخ پر ہے۔

مسند کبیر و مسند صغیر: ان میں مسند صغیر مشہور ہے اور ۳۶ اجزاء پر مشتمل ہے۔ اور اس کی ترتیب الواب واسماء صحابہ ہر دو پر رکھی گئی ہے۔ اس کا شمار حدیث کی اہم کتابوں میں ہوتا ہے۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو حدیث کی کتابوں میں تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

علمائے حدیث نے اپنی کتابوں میں مسند صغیر سے احادیث نقل کی ہیں۔ حافظ ابن کثیر اور حافظ ابن حجر نے اپنی احادیث میں اس کے مرویات نقل کیے ہیں۔

(بستان المحدثین، مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

امام ابوبکر ابن خزیمہ

ولادت ۲۲۳ھ وفات ۳۱۱ھ

نام محمد اسحاق بن خزیمہ، کنیت ابوبکر، لقب شیخ الاسلام ۲۲۳ھ میں نیشاپور میں

پیدا ہوئے۔

اساتذہ وشیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کی فہرست طویل ہے۔ تاہم چند مشہور اساتذہ یہ ہیں:

ابو قدامہ سرخسی، محمود بن غیلان، یونس بن عبد الاعلیٰ۔

امام اسحاق بن راہویہ اور امام محمد بن حمید رازی سے ملاقات کا شرف حاصل ہے مگر اس وقت کم سن تھے۔ اس لیے ان سے روایت میں احتیاط کرتے تھے۔

تلامذہ:

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں، کہ آپ کے تلامذہ ومستفیدین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ تاہم چند ایک مشہور تلامذہ یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن مہران، امام بخاری، امام مسلم اور محدث ابن حبان (تذکرۃ الحفاظ)

سماع حدیث کے لیے سفر:

تحصیل علم حدیث کے لیے آپ نے شام، حجاز، عراق، رے، بغداد، بصرہ، کوفہ، واسط وغیرہ کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں کے علماء ومشائخ سے استفادہ کیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۱ ص ۱۴۹، طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۱۳۱)

علمی مرتبہ:

امام ابن خزیمہ کے حفظ وثقاہت اور عدالت پر ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں:

"امام ابن خزیمہ ثقہ وثابت تھے"

ابن حبان فرماتے ہیں کہ:

"روئے زمین پر احادیث وسنن کے صحیح الفاظ اور زیادات کی یادداشت رکھنے والا ان کی مانند کوئی اور شخص نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کا تمام ذخیرہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔" (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۸۹، طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۱۳۱، ۱۳۴)

حدیث میں درجہ ومرتبہ:

امام ابوبکر ابن خزیمہ کا شمار اکابر محدثین اور نامور ائمہ فن میں ہوتا ہے۔ احادیث

میں ان کی نظر بہت وسیع اور گہری تھی۔ وہ کم سنی میں امام اور حافظِ حدیث کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے۔

امام خزیمہ مسائل و فتاوی کا جواب بھی احادیث کی روشنی میں دیتے تھے۔ احادیث سے استنباطِ مسائل میں ان کو بڑا ملکہ حاصل تھا۔

امام ابنِ سیرین بیان کرتے ہیں کہ:

"وہ بڑی چھان بین اور محنت سے احادیث کے نکات و مطالب کا استخراج کرتے تھے"

(طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۱۳۲)

طبقات الفقہا۔ شیرازی ص ۸۷)

حدیث کی نقل و روایت میں ان کے فضل و امتیاز کا اعتراف علمائے کرام نے کیا ہے۔
ابن جوزی لکھتے ہیں کہ: "وکان مبرزاً فی علم الحدیث" (المنتظم ص ۸)
یعنی "وہ علم حدیث میں بہت ممتاز اور نہایت فاضل تھے"

فقہ و اجتہاد: فقہ و اجتہاد میں ان کا درجہ نہایت بلند تھا۔

علامہ ابنِ کثیر لکھتے ہیں: "وھو من المجتہدین فی دین الاسلام (البدایۃ والنہایہ ج ۱۱ ص ۱۴۶)

ابوزکریا یحیٰی بن محمد عنبری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح فرمان کی موجودگی میں کسی شخص کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۱۳۴)

فضل و کمال:

عقل و فطانت میں بے مثال تھے۔ علم و فضل کا ایسا بحرِ ذخار تھے جس سے تشنگانِ علوم سیراب ہوتے تھے، ان کی مدح میں کسی عربی شاعر نے کہا:

کالبحر یقذف للقریب جواھرا — کرماً و یبعث للغریب سحائبا

یعنی ابن خزیمہ سمندر کی طرح اپنے قریب کے لوگوں کو موتی اور جواہرات سے مالا مال کرتے ہیں اور دور والوں کے لیے بارانِ رحمت کی طرح سامانِ فیض کرتے ہیں"۔